Journal of Religion & Society (JR&S)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296 *Online ISSN:* 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Ayat al-Ahkam: An Analytical Introduction to Their Meaning, Classical Literary Tradition, and the Debate over Their Number

آیاتِ احکام مفہوم، تصنیفی روایت اور تعداد کی بحث: ایک تعارفی مطالعہ

Zubair Ahmad
MPhil Scholar in Islamic Studies, Department of Islamic Studies, KUST
Dr. Farhadullah
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, KUST
Saad Saud Jan
MPhil Scholar in Islamic Studies, Department of Islamic Studies, KUST

Abstract

This article presents a comprehensive review of the various scholarly perspectives on *Ayat al-Ahkam* (Verses of Rulings) in the Holy Quran. The study begins with a linguistic and technical investigation of the terms *"Ayah"* (verse) and *"Hukm"* (ruling), establishing a foundational understanding before delving into the concept of *Ayat al-Ahkam*. It systematically examines the diverse exegetical methodologies (*Manhaj*) adopted by different Islamic jurisprudential schools in their commentaries on these verses. Based on a critical analysis of classical and contemporary texts, the study deduces the following key conclusions: First, scholarly definitions of *Ayah* and *Hukm* vary; it is most appropriate to define an *Ayah* with the condition of it "being within a Surah." Meanwhile, *Hukm* is defined by legal theorists (*Usuliyyun*) as the divine discourse itself, and by jurists (*Fuqaha*) as the practical effect of that discourse. Consequently, *Ayat al-Ahkam* are those verses from which legal rulings are derived, whether explicitly or implicitly. Second, regarding the origins of this literature, there are six different historical opinions on the first authored work in this discipline. The attribution to Imam Shafi'i is the most prominent and is corroborated by Haji Khalifa. Third, the literature on this subject is vast and diverse; scholars from the Hanafi, Shafi'i, Maliki, Hanbali, Twelver Shia (Ithna 'Ashari), and Zaydi schools have authored independent works on *Ayat al-Ahkam*, a scholarly tradition that actively continues in contemporary exegeses. Fourth, there are twelve distinct scholarly opinions regarding the exact number of *Ayat al-Ahkam*, ranging from 100 to 1,300 verses, with the figure of 500 being the most widely recognized. Finally, a comparative analysis of the evidence reveals that restricting the number of *Ayat al-Ahkam* to a specific numerical count is inaccurate. The extraction of rulings inherently depends on the juristic competence (*Ijtihad*) and the intellectual depth of the *Mujtahid*. This is further evidenced by the fact that profound legal rulings have also been successfully derived from verses containing historical narratives (*Ayat al-Qasas*) and parables (*Ayat al-Amthal*).

Keywords: *Ayat al-Ahkam* (Verses of Rulings), Quranic Exegesis (*Tafsir*), Islamic Jurisprudence (*Fiqh*), *Usul al-Fiqh* (Islamic Legal Theory), *Ayat al-Qasas* (Verses of Narratives), *Ayat al-Amthal* (Verses of Parables), *Ijtihad*.

تعارف

قرآنِ مجید کا اصل مقصد اس میں غور و فکر کرنا، اسے سمجھنا اور اس کے احکام پر عمل کرنا ہے۔ سلفِ صالحین قرآن کے الفاظ یاد کرنے کے ساتھ اس کے معانی اور حلال و حرام کے احکام بھی سیکھتے تھے۔ بعد کے علماء نے احکام سے متعلق آیات کو الگ علمی موضوع کے طور پر مرتب کیا۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی مذاہب کے علاوہ اثنا عشری اور زیدی علماء نے بھی "احکام القرآن" اور "آیاتِ احکام" کے نام سے مستقل کتابیں لکھیں۔

اسی سلسلے میں آیاتِ احکام کی تعداد کا سوال بھی زیرِ بحث آیا۔ اصولِ فقہ اور علومِ قرآن کی کتابوں میں «500» کا قول کثرت سے ملتا ہے اور عموماً یہی قول معروف سمجھا جاتا ہے۔ تفسیر اور اصول کی کتابوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں 100 سے 1300 تک کئی اور اقوال بھی منقول ہیں، اور بعض اقوال کے قائل کا نام بھی صراحت سے نہیں ملتا۔

اس تحقیق کی اہمیت دو باتوں سے سامنے آتی ہے۔ ایک یہ کہ 500 کا قول جس کثرت سے ملتا ہے، اسی باب میں دوسرے اقوال بھی موجود ہیں۔ ان سب کو ایک جگہ رکھ کر دیکھنے سے مسئلے کی نوعیت اور اس میں پائے جانے والے مختلف مواقف واضح ہو سکتے ہیں۔ دوسری یہ کہ یہ مباحث تفسیر، علومِ قرآن اور اصولِ فقہ کی مختلف کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ انہیں حوالوں کے ساتھ ایک ترتیب میں جمع کرنے سے طلبہ اور محققین کے لیے ان تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔

مقاصد تحقیق

1. آیت، حکم اور آیاتِ احکام کا لغوی و اصطلاحی مفہوم بیان کرنا۔
2. اس فن میں اولین تصنیف اور مختلف فقہی مذاہب کی تصانیف کا تعارف پیش کرنا۔
3. 500 کے قول کی اصل معلوم کرنا، تعدادِ آیات کے باقی اقوال جمع کرنا، اور ان کا موازنہ کر کے راجح موقف متعین کرنا۔

قضیہ تحقیق

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ آیاتِ احکام 500 ہیں۔ یہ قول کہاں سے آیا اور کیسے مشہور ہوا؟ کیا یہی قول درست ہے، یا تفسیر اور اصول کی کتابوں میں اس کے علاوہ بھی اقوال ملتے ہیں؟ اور دلائل کی روشنی میں کون سا موقف راجح ہے؟

تجزیہ اور بحث

قرآنِ مجید کا نزول محض حصولِ برکت یا تلاوتِ الفاظ تک محدود نہیں، بلکہ اس کا بنیادی مقصد تدبر، فہم اور اس کے احکام کو عملی زندگی میں نافذ کرنا ہے۔ سلفِ صالحین کا بھی یہی مروجہ تدریسی منہج تھا کہ وہ حفظِ الفاظ کے ساتھ فہمِ معانی اور عملی تطبیق کو لازم و ملزوم سمجھتے تھے۔ کوفہ کے جلیل القدر قاری اور جلیل التابعین امام ابو عبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ (سالِ وفات :74ھ)، جنہوں

نے تقریباً چالیس سال تک مسجدِ کوفہ میں تدریسِ قرآن کی خدمت انجام دی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے منہجِ فہمِ قرآن کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«كُنَّا إِذَا تَعَلَّمْنَا عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَمْ نَتَعَلَّمِ الْعَشْرَ الَّتِي بَعْدَهَا حَتَّى نَعْرِفَ حَلَالَهَا وَحَرَامَهَا وَأَمْرَهَا وَنَهْيَهَا»[1]

ترجمہ: ”ہم جب قرآنِ مجید کی دس آیات سیکھتے تو ان کے بعد مزید دس آیات اس وقت تک نہ سیکھتے جب تک ان دس آیات کے حلال و حرام، اوامر اور نواہی کو نہ جان لیتے۔“

اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ سلفِ صالحین کے نزدیک قرآنِ مجید کی تعلیم محض الفاظ کے حفظ تک محدود نہ تھی، بلکہ آیات کے معانی، ان سے متعلق حلال و حرام اور اوامر و نواہی کا فہم بھی قرآن سیکھنے کا لازمی حصہ تھا۔ یہی منہج قرآنِ مجید کے احکام کے فہم اور ان کے عملی نفاذ کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

اسی عمیق فہم و تدبر کے منہج کی بنا پر سلفِ صالحین ایک سورت کے معانی، احکام اور فرائض سیکھنے میں طویل عرصہ صرف کرتے تھے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی موطأ میں نقل کیا ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (سالِ وفات: 74ھ) نے سورۂ بقرہ کے فہم و تعلیم میں آٹھ سال صرف کیے۔ روایت کے الفاظ ہیں:

«عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مَكَثَ عَلَى سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثَمَانِيَ سِنِينَ يَتَعَلَّمُهَا»[2]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک قرآنِ مجید کا حقیقی فہم محض تلاوت اور حفظ تک محدود نہ تھا، بلکہ اس کے معانی، احکام اور عملی تقاضوں کو سمجھنا بھی قرآن کی تعلیم کا بنیادی حصہ تھا۔

اسی طرح صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں قرآنِ مجید کے فہم اور اس کے عملی احکام کے حصول کو غیر معمولی اہمیت حاصل تھی۔ شعب الإیمان کی ایک روایت میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (سالِ وفات: 24ھ) نے سورۂ بقرہ بارہ سال میں سیکھی اور اس کی تکمیل پر ایک اونٹ ذبح کیا۔ روایت کے الفاظ ہیں:

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَعَلَّمَ عُمَرُ الْبَقَرَةَ فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا خَتَمَهَا نَحَرَ جَزُورًا»[3]

---

[1] أبو عمرو الداني (ت 444ھ)، البيان في عد آي القرآن، تحقيق: غانم قدوري الحمد، مركز المخطوطات والتراث، الكويت، الطبعة الأولى، 1414ھ، ج 1، ص 33۔

[2] مالك بن أنس (ت 179ھ)، موطأ مالك، تحقيق: بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامي، بيروت، الطبعة الأولى، 1417ھ، ج 1، ص 205۔

[3] أبو بكر البيهقي (ت 458ھ)، شعب الإيمان، تحقيق: د. عبد العلي عبد الحميد حامد، مكتبة الرشد، الرياض، الطبعة الأولى، 1423ھ، ج 3، ص 346۔

یہ آثار اس امر کی واضح عکاسی کرتے ہیں کہ سلفِ صالحین کے ہاں قرآنِ مجید کی تعلیم ایک جامع اور عملی عمل تھا، جس میں حفظِ الفاظ کے ساتھ فہمِ معانی، احکامِ شرعیہ اور ان کے عملی تقاضوں کا ادراک بھی شامل تھا۔ چنانچہ قرآنِ مجید کی وہ آیات جو شرعی احکام سے متعلق ہیں، ان کا فہم اسلامی علوم میں ایک نہایت اہم اور بنیادی موضوع کی حیثیت رکھتا ہے، جسے بعد کے ادوار میں علمائے امت نے مستقل علمی موضوع کے طور پر مرتب و مدون کیا۔ اسی علمی روایت کے نتیجے میں "آیاتِ الاحکام" کے عنوان سے مستقل تصانیف وجود میں آئیں اور فقہاء و مفسرین نے قرآنِ مجید سے احکام کے استنباط کے اصول و مناہج کو تفصیل سے بیان کیا۔

لفظ "آیت" کا لغوی، نحوی اور اصطلاحی مفہوم

لفظ "آیت"، جس کی جمع "آیات" ہے، لغتِ عرب میں متعدد معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے، جن میں نمایاں طور پر درج ذیل معانی شامل ہیں"

1. **معجزہ:** قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ﴾[4] یعنی: "اور بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو واضح معجزات عطا فرمائے۔"
2. **علامت و نشانی:** ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ﴾[5] یعنی: "بے شک ان کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے گا۔"
3. **عبرت:** ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ﴾[6] یعنی: "بے شک اس میں عبرت اور نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے۔"
4. **دلیل و برہان:** ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾[7] یعنی: "اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش بھی ہے۔"
5. **امر عجیب:** ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً﴾[8] یعنی: "ہم نے ابنِ مریم اور ان کی والدہ کو ایک عجیب اور غیر معمولی امر بنایا۔"

---

[4] سورۃ الاسراء:101

[5] سورۃ البقرۃ:248

[6] سورۃ الشعراء:8

[7] سورۃ الروم:22

[8] سورۃ المومنون:50

6. **جماعت:**«خرج القوم بآيتهم»[9] یعنی:"لوگ اپنی پوری جماعت کے ساتھ نکلے۔"

آیت کا اصطلاحی مفہوم

علومِ قرآن کی اصطلاح میں "آیت" کی تعریف کے حوالے سے امام بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ نے البرھان في علوم القرآن میں ذکر کیا ہے:"الْآيَةُ طَائِفَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مُنْقَطِعَةٌ عَمَّا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا"[10] ترجمہ:"آیت قرآنِ مجید کا وہ حصہ ہے جو اپنے ماقبل اور مابعد کے کلام سے جدا اور منفصل ہو۔"

تاہم یہ تعریف جامع ومانع نہیں، کیونکہ جس طرح یہ تعریف ایک آیت پر صادق آتی ہے، اسی طرح پوری سورت پر بھی صادق آتی ہے؛ اس لیے کہ سورت بھی قرآنِ مجید کا ایسا حصہ ہے جو اپنے ماقبل اور مابعد کے کلام سے جدا اور منفصل ہوتا ہے۔ لہٰذا تعریف کو مانع بنانے کے لیے اس میں سورت کے اندر آیت کے مندرج ہونے کی قید ضروری ہے۔

اسی اشکال کو دور کرتے ہوئے المنار فی علوم القرآن میں آیت کی ایک جامع اور مانع تعریف یوں بیان کی گئی ہے:«هِيَ طَائِفَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مُنْقَطِعَةٌ عَمَّا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا مَعْرُوفَةٌ بِالسَّمَاعِ، مُنْدَرِجَةٌ فِي السُّورَةِ»[11] ترجمہ:"آیت قرآنِ مجید کا وہ حصہ ہے جو اپنے ماقبل اور مابعد کے کلام سے جدا ہو، سماع وتوقیف کے ذریعے متعین ہو اور کسی سورت کے اندر مندرج ہو۔"

حکم کا لغوی واصطلاحی مفہوم

حکم لغت میں روکنے اور پھیرنے کے معنی میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے: « حكمت الرجل عن إرادته » یعنی میں نے اس شخص کو اس کے ارادے سے پھیر دیا۔ اسی سے انسان کو حکیم کہا گیا، کیونکہ وہ اپنے آپ کو ان کاموں سے روکتا ہے جو اس کے لیے مناسب نہیں۔ اسی طرح لگام میں موجود لوہے کے ٹکڑے کو بھی حَكَمَة کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ جانور کو دوڑنے اور بے قابو ہونے سے روکتا ہے۔ حکم مضبوط اور پختہ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں حکیم اسی معنی میں ہے۔

پس حکمِ شرعی کا لفظی اشتقاق پہلے معنی سے بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ شریعت انسان کو ان افعال سے روکتی اور باز رکھتی ہے جو نامناسب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ﴾[12]، اور یہ دوسرے معنی سے بھی ماخوذ ہو سکتا

---

[9] محمد بن محمد بن سويلم أبو شهبة، المدخل لدراسة القرآن الكريم، مكتبة السنة، القاهرة، الطبعة الثانية، 1423ھ/2003م، ص 309۔

[10] أبو عبد الله بدر الدين الزركشي (ت 794ھ)، البرهان في علوم القرآن، تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، دار إحياء الكتب العربية، عيسى البابي الحلبي وشركائه، الطبعة الأولى، 1376ھ/1957م، ج 1، ص 266۔

[11] محمد علي الحسن، المنار في علوم القرآن مع مدخل في أصول التفسير ومصادره، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الأولى، 1421ھ/2000م، ص 165۔

[12] سورۃ العنکبوت:45

ہے، کیونکہ حکمِ شرعی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شارع نے ہر فعل کے لیے اس کے مناسب حکم کو مضبوط اور پختہ طور پر مقرر فرمایا ہے۔[13]

حکمِ شرعی کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاحِ شریعت میں حکمِ شرعی کی تعریف کے حوالے سے اصولیین اور فقہائے عظام کے مابین ایک بنیادی علمی فرق پایا جاتا ہے۔ اصولیین کے نزدیک حکم سے مراد خود خطابِ الٰہی ہے، جبکہ فقہاء کے نزدیک اس خطاب کا اثر اور مقتضیٰ حکم کہلاتا ہے۔

1. **اصولیین کے نزدیک حکمِ شرعی کی تعریف:** اصولیین کے نزدیک حکمِ شرعی کی تعریف یہ ہے: "خِطَابُ اللَّهِ الْمُتَعَلِّقُ بِأَفْعَالِ الْمُكَلَّفِينَ بِالِاقْتِضَاءِ أَوِ التَّخْيِيرِ أَوِ الْوَضْعِ"[14] ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب جو مکلفین کے افعال سے اقتضاء، تخییر یا وضع کے اعتبار سے متعلق ہو۔"
2. **فقہائے عظام کے نزدیک حکمِ شرعی کی تعریف:** فقہاء کے نزدیک حکم سے مراد خود خطابِ الٰہی نہیں، بلکہ اس خطاب کا وہ اثر ہے جو مکلف کے فعل کی شرعی صفت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخ عبد الوهاب خلاف رحمہ اللہ (سالِ وفات: 1375ھ) لکھتے ہیں: "وأما الحكم الشرعي في اصطلاح الفقهاء: فهو الأثر الذي يقتضيه خطاب الشارع في الفعل، كالوجوب والحرمة والإباحة" ترجمہ: "فقہاء کی اصطلاح میں حکمِ شرعی سے مراد وہ اثر ہے جس کا تقاضا شارع کا خطاب کسی فعل کے بارے میں کرتا ہے، جیسے وجوب، حرمت اور اباحت۔" اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے ﴿أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾[15]، اس نص سے معاہدوں کو پورا کرنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ یہاں خود قرآنِ کریم کی یہ نص اصولیین کی اصطلاح میں حکم کہلاتی ہے، جبکہ اس نص سے ثابت ہونے والا معاہدوں کو پورا کرنے کا وجوب فقہاء کی اصطلاح میں حکمِ شرعی ہے۔[16]

آیات الاحکام کا مفہوم

آیاتِ احکام یا احکامِ قرآن سے مراد وہ قرآنی آیات ہیں جن سے شرعی اور فقہی احکام کا استنباط کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ائمۂ علم اور محققین نے مختلف تعریفیں بیان کی ہیں۔

---

[13] صفي الدين محمد بن عبد الرحيم الأرموي الهندي (ت 715ھ)، نهاية الوصول في دراية الأصول، تحقيق: د. صالح بن سليمان اليوسف ود. سعد بن سالم السويح، المكتبة التجارية، مكة المكرمة، الطبعة الأولى، 1416ھ/1996م، ج 1، ص 47۔

[14] إبراهيم بن محمد بن عبد الله ابن مفلح، المبدع في شرح المقنع، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى، 1418ھ/1997م، ج 1، ص 18۔

[15] سورۃ المائدۃ: 1

[16] عبد الوهاب خلاف (ت 1375ھ)، علم أصول الفقه، مكتبة الدعوة (شباب الأزهر)، عن الطبعة الثامنة لدار القلم، ص 100۔

امام ابن جُزَیّ غرناطی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 741ھ) لکھتے ہیں: "وَأَمَّا أَحْكَامُ الْقُرْآنِ فَهِيَ مَا وَرَدَ فِيهِ مِنَ الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاهِي وَالْمَسَائِلِ الْفِقْهِيَّةِ"[17] ترجمہ: "احکامِ قرآن سے مراد وہ آیات ہیں جن میں اوامر و نواہی اور فقہی مسائل بیان ہوئے ہوں۔"

شیخ محمد حسین ذہبی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 1398ھ) لکھتے ہیں: "آيات تتضمن الأحكام الفقهية التي تتعلق بمصالح العباد في دنياهم وأُخراهم"[18] ترجمہ: "وہ آیات جو ایسے فقہی احکام پر مشتمل ہوں جن کا تعلق بندوں کی دنیا و آخرت کی مصالح سے ہو۔"

دکتور صلاح ابو الحاج حنفی لکھتے ہیں: "هو الآيات التي استنبط منها الأحكام الفقهية صراحة ودلالة"[19] ترجمہ: "وہ آیات جن سے صراحتاً یا دلالتاً فقہی احکام کا استنباط کیا جائے۔"

ان تعریفات سے واضح ہوتا ہے کہ آیاتِ احکام کا بنیادی تعلق فقہی احکام کے استنباط سے ہے، خواہ وہ احکام آیات میں صراحتاً بیان ہوئے ہوں یا دلالتاً ان سے مستنبط ہوں۔

آیاتِ الاحکام پر اولین تصنیفی کام

اس موضوع پر اولین تالیف کے بارے میں تاریخِ تفسیر کے ماہرین کے مابین مختلف آراء پائی جاتی ہیں:

پہلی رائے: احکام القرآن پر سب سے پہلے تصنیف کرنے والے امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 204ھ) ہیں۔ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (سالِ وفات: 1067ھ) نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے: "وهو أول من صنف فيه"[20] "وہی اس موضوع پر سب سے پہلے تصنیف کرنے والے ہیں۔"

دوسری رائے: بعض اہلِ علم کے نزدیک مقاتل بن سلیمان رحمہ اللہ (سالِ وفات: 150ھ) نے سب سے پہلے آیاتِ احکام کو مستقل تصنیف میں جمع کیا۔ امام زرکشی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 794ھ) لکھتے ہیں: "وَكَأَنَّهُمْ رَأَوْا مُقَاتِلَ بْنَ

---

[17] ابن جزي الكلبي (ت 741ھ)، التسهيل لعلوم التنزيل، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر، ج 1، ص 16۔

[18] محمد السيد حسين الذهبي (ت 1398ھ)، التفسير والمفسرون، مكتبة وهبة، القاهرة، ج 2، ص 319۔

[19] صلاح محمد أبو الحاج، نيل المرام في آيات الأحكام على مذهب أبي حنيفة النعمان، دار الفاروق، عمّان، الأردن، الطبعة الأولى، 1441ھ/2020م، ص 11۔

[20] مصطفى بن عبد الله حاجي خليفة (ت 1067ھ)، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، تصحيح: محمد شرف الدين يالتقايا ورفعت بيلكه الكليسي، وكالة المعارف، إسطنبول، 1360ھ/1941م، ج 1، ص 20۔

سُلَيْمَانَ أَوَّلَ مَنْ أَفْرَدَ آيَاتِ الْأَحْكَامِ فِي تَصْنِيفٍ وَجَعَلَهَا خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ"[21] گویا ان اہلِ علم کی رائے یہ ہے کہ مقاتل بن سلیمان پہلے شخص تھے جنہوں نے آیاتِ احکام کو ایک مستقل تصنیف میں الگ کیا اور انہیں پانچ سو آیات قرار دیا۔

تیسری رائے: بعض اہلِ علم کے نزدیک محمد بن السائب الکلبی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 146ھ) کو اس موضوع پر تصنیف میں سبقت حاصل ہے۔ عبارت: "وقيل: محمد بن السائب الكلبي"[22] اور ایک قول یہ ہے کہ محمد بن السائب کلبی (سالِ وفات: 146ھ) پہلے مصنف ہیں۔

چوتھی رائے: ایک رائے یہ ہے کہ اس موضوع پر اولین معروف کتاب علی بن حجر السعدی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 244ھ) کی «أحکام القرآن» ہے۔ عبارت: "وأول كتاب عرف في هذا الشأن هو (أحكام القرآن)"[23] اس موضوع میں سب سے پہلی معروف کتاب «احکام القرآن» ہے۔

پانچویں رائے: بعض معاصر محققین کے نزدیک امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 321ھ) آیاتِ احکام کی تفسیر میں پہلے مفسر ہیں۔ محمد بن عبد اللہ الوزرہ الدوسری لکھتے ہیں: "يعد الطحاوي بهذا أول مفسر في تفسير آيات الأحكام"[24] اس اعتبار سے طحاوی کو آیاتِ احکام کی تفسیر میں پہلا مفسر شمار کیا جاتا ہے۔

چھٹی رائے: عبد الجواد خلف رحمہ اللہ (سالِ وفات: 1444ھ) کے مطابق آیاتِ احکام کی تفسیر پر غالباً سب سے قدیم کتاب اباضیہ کے عالم ابو الحواری محمد بن الحواری العمانی (چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں وفات) کی "الدراية وكنز العناية ومنتهى الغاية وبلوغ الكفاية في تفسير خمسمائة آية" ہے۔ عبارت: «ولعل أقدم كتاب في تفسير آيات الأحكام هو"[25] غالباً آیاتِ احکام کی تفسیر میں سب سے قدیم کتاب یہ ہے۔

---

[21] بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر الزركشي (ت 794ھ)، البحر المحيط في أصول الفقه، دار الكتبي، الطبعة الأولى، 1414ھ/1994م، ج 8، ص 230۔

[22] لجنة الفتوى بالشبكة الإسلامية، فتاوى الشبكة الإسلامية، فتوى بعنوان: «أول من صنف في أحكام القرآن الكريم»، تاريخ الفتوى: 4 ربيع الثاني 1430ھ، ج 22، ص 12۔

[23] أبو الحسن علي بن محمد المعروف بالكيا الهراسي (ت 504ھ)، أحكام القرآن، تحقيق: موسى محمد علي وعزة عبد عطية، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية، 1405ھ/1985م، المقدمة، فصل: التفسير الفقهي، ص 1۔

[24] محمد بن عبد الله الوزرة الدوسري، أقوال الطحاوي في التفسير: الفاتحة - التوبة، ص 40۔

[25] عبد الجواد خلف (ت 1444ھ)، مدخل إلى التفسير وعلوم القرآن، دار البيان، القاهرة، 1410ھ/1996م، ص 147۔

مختلف فقہی مذاہب کے ہاں آیاتِ احکام کی تفسیری کاوشیں

مذہب حنفی کی تفاسیر

فقہِ حنفی کی روشنی میں قرآنِ مجید کے احکام و مسائل پر علمائے کرام نے کئی گراں قدر تفاسیر تحریر کی ہیں۔ ان میں سے چند اہم اور بنیادی کتب کا تعارف درج ذیل ہے:

- **احکام القرآن (علی بن موسیٰ بن یزداد القمی، سالِ وفات: 305ھ):** یہ عراقی احناف کے منہج پر لکھی جانے والی قدیم ترین کتب میں سے ایک ہے اور ابتدائی حنفی طرزِ استدلال کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔
- **احکام القرآن (امام ابو جعفر الطحاوی، سالِ وفات: 321ھ):** امام طحاوی کی یہ کتاب اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اسے فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا گیا ہے، جس سے کسی بھی مخصوص فقہی مسئلے پر قرآنی رہنمائی تلاش کرنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔
- **احکام القرآن (امام ابو بکر جصاص الرازی، سالِ وفات: 370ھ):** یہ احناف کی سب سے مایہ ناز، تفصیلی اور جامع تفسیر ہے۔ اس عظیم الشان کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ یہ احکامِ قرآنی کے ساتھ ساتھ اصولِ فقہ کی گہری ابحاث پر بھی مشتمل ہے۔
- **التفسیرات الأحمدیة فی بیان الآیات الشرعیة (ملا جیون امیٹھوی، سالِ وفات: 1130ھ):** برصغیر پاک و ہند کے مشہور عالم ملا جیون کی یہ تالیف مختصر ہونے کے باوجود فقہی ابحاث کی تفہیم میں نہایت مفید ہے۔ علمی حلقوں میں اسے ایک مقبول درسی و حوالہ جاتی کتاب کا درجہ حاصل ہے۔
- **نیل المرام فی آیات الأحکام علیٰ مذہب أبی حنیفة النعمان (ڈاکٹر صلاح محمد ابو الحاج):** یہ حنفی مذہب کے مطابق آیاتِ احکام پر لکھی گئی ایک شاندار معاصر (جدید) تحقیقی تصنیف ہے، جو دورِ حاضر کے طلبہ اور محققین کی علمی ضروریات کو بخوبی پورا کرتی ہے۔

مذہبِ شافعی کی تفاسیر

- **احکام القرآن (تالیفِ امام بیہقی، سال وفات: 458ھ):** اس کتاب میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے امام شافعیؒ کی بکھری ہوئی فقہی آراء، ان کی کتب (کتاب الام، الرسالہ) اور ان کے جلیل القدر تلامذہ (امام مزنی م: 264ھ، امام بویطی م: 231ھ، ربیع مراد سال وفات: 270ھ، اور ابو ثور م: 240ھ رحمہم اللہ) کے مکتوبات سے فقہی استنباطات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر نہایت عمدگی سے جمع کیا ہے۔

- **احکام القرآن (امام الکیا الہراسی، سال وفات: 504ھ):** یہ کتاب امام جصاص کی 'احکام القرآن' کے طرز پر مرتب کی گئی ایک نہایت مدلل تصنیف ہے، جس میں فقہِ شافعی کا بھرپور علمی دفاع کیا گیا ہے۔
- **الإكليل في استنباط التنزيل (امام جلال الدین سیوطی، سال وفات: 911ھ):** ایک مختصر مگر نہایت جامع تالیف، جس میں ہر آیت سے مستنبط ہونے والے فقہی، کلامی اور اخلاقی مسائل کا شاندار احاطہ کیا گیا ہے۔
- **تیسیر البیان لأحکام القرآن (محمد بن علی الموزعی، سال وفات: 825ھ):** مسلکِ شافعی کے تحت آیاتِ احکام کی تشریح میں یہ بھی ایک نمایاں اور مفید علمی کاوش ہے۔

مذہبِ مالکی کی تفاسیر

- **احکام القرآن (قاضی اسماعیل بن اسحاق الجہضمی، سال وفات: 282ھ):** فقہ مالکی میں آیاتِ احکام کے فن پر لکھی جانے والی اولین اور بنیادی کتب میں شمار ہوتی ہے۔
- **احکام القرآن (بکر بن محمد بن العلاء القشیری، سال وفات: 344ھ):** یہ قاضی اسماعیل کی مذکورہ بالا کتاب کا اختصار ہے جس میں اہم علمی اضافے بھی شامل کیے گئے ہیں۔
- **احکام القرآن (قاضی ابو بکر ابن العربی، سال وفات: 543ھ):** یہ مالکی مسلک کی نمائندہ، مستند اور مقبول ترین تفاسیر احکام میں سے ایک ہے۔
- **احکام القرآن (عبد المنعم بن الفرس الاندلسی، سال وفات: 597ھ):** مالکی فقہ کی روشنی میں احکامِ قرآنی کے استنباط کے حوالے سے یہ ایک معروف علمی حوالہ ہے۔
- **الجامع لأحکام القرآن (امام ابو عبداللہ القرطبی، سال وفات: 671ھ):** یہ آیاتِ احکام اور تقابلی فقہ (Comparative Fiqh) کا عظیم الشان اور مستند علمی انسائیکلوپیڈیا ہے جو تمام مکاتبِ فکر کے ہاں مرجع کی حیثیت رکھتا ہے۔

مذہبِ حنبلی کی تفاسیر

- **احکام القرآن (امام ابو یعلی محمد بن الحسین الفراء، سال وفات: 458ھ):** فقہ حنبلی میں آیاتِ احکام پر لکھی گئی قدیم ترین تصانیف میں سے ہے۔ اگرچہ 'طبقات الحنابلہ' میں اس کا ذکر خود مصنف سے منقول ہے، تاہم یہ کتاب مکمل صورت میں مفقود ہے۔ بعد کے محققین جیسے علامہ ابن رجب اور مرداوی نے اس کے اقتباسات نقل کیے ہیں۔

- **آیات الأحکام علی المذهب الحنبلي من زاد المسیر (تحقیق: نورة بنت زید الرشود):** اس تحقیقی مقالے میں علامہ ابن الجوزیؒ کی مشہور تفسیر 'زاد المسیر' سے مسلکِ حنبلی کے مطابق آیاتِ احکام کو جمع کر کے ان پر تحقیقی کام (تحقیق و دراسہ) کیا گیا ہے۔
- **فقه آیات الأحکام علی مذهب الحنابلة (عبد اللہ بن صالح بن عبد المعز منکابو):** یہ حنبلی فقہ کے تناظر میں آیاتِ احکام پر ایک مستقل اور شاندار معاصر تحقیقی کام ہے جس میں قرآنی احکام کو حنبلی فقہی مسائل کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔

مذہبِ شیعہ کی تفاسیر

- **کنز العرفان فی فقہ القرآن (شیخ مقداد بن عبد اللہ الحلی السیوری، سال وفات: 826ھ):** جعفری فقہ کی روشنی میں آیاتِ احکام پر تحریر کردہ ایک مستند اور معتبر تالیف ہے۔
- **زبدة البیان في براهین أحکام القرآن (المقدس الأردبیلی، سال وفات: 993ھ):** شیعہ مکتبِ فکر میں آیاتِ احکام کی تشریح و تفسیر پر مشتمل یہ سب سے مشہور اور بنیادی کتاب تصور کی جاتی ہے۔
- **تفسیر آیات الاحکام (سید محمد حسین طباطبائی، سال وفات: 1402ھ / 1981ء):** یہ عصرِ حاضر کے نامور مفسر کی تفسیری ابحاث کا وقیع مجموعہ ہے۔

مذہبِ زیدیہ کی تفاسیر

زیدیہ مکتبِ فکر کے علماء نے بھی اس موضوع پر قابلِ قدر تصانیف چھوڑی ہیں، جن میں درج ذیل نمایاں ہیں:

- **شرح الخمسمائة آیة (فخر الدین عبد اللہ بن محمد النَّجری، سال وفات: 877ھ):** یہ کتاب آیاتِ احکام سے متعلق زیدیہ کی اساسی تصانیف میں شمار ہوتی ہے۔
- **الثمرات الیانعة والأحکام الواضحة القاطعة (شمس الدین یوسف بن أحمد، سال وفات: 832ھ):** یہ زیدیہ کی معروف اور مطبوع تفاسیر میں سے ایک ہے۔
- **منتهی المرام، شرح آیات الأحکام (محمد بن الحسین بن الإمام القاسم الحسنی الیمانی، سال وفات: 1067ھ):** اس کتاب میں آیاتِ احکام کی جامع تشریح کی گئی ہے اور یہ زیدی فقہ میں ایک نمایاں مطبوعہ حوالہ ہے۔

معاصر وجدید تفاسیر

- **نیل المرام من تفسیر آیات الأحکام (نواب صدیق حسن خان، سال وفات: 1307ھ):** اہلِ حدیث منہج کے مطابق آیاتِ احکام کی صریح دلالتوں پر تحریر کی گئی ایک نہایت عمدہ اور علمی کتاب ہے۔
- **تفسیر آیات الاحکام (شیخ محمد علی السایس، سال وفات: 1396ھ):** جامعہ ازہر کے جید اساتذہ کے افادات کا مجموعہ ہے، جو اپنے سادہ، عام فہم اور تدریسی اسلوب کی بدولت جامعات میں بے حد مقبول ہے۔
- **روائع البیان تفسیر آیات الأحکام (علامہ محمد علی الصابونی، سال وفات: 1442ھ / 2021ء):** جدید دور میں آیاتِ احکام پر لکھی جانے والی مقبول ترین کتاب ہے، جو عصرِ حاضر کے اسلوبِ نگارش کے مطابق فقہی ترجیحات اور استنباطات کو انتہائی سہل انداز میں واضح کرتی ہے۔

آیات الاحکام کی تعداد میں مفسرین کی آراء کا جائزہ

آیات الاحکام کی تعداد کے حوالے سے ائمہ کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ سب سے پہلا اختلاف یہ ہے کہ کیا آیات الاحکام کی تعداد کو معین کرنا درست بھی ہے یا نہیں۔

پہلا موقف

جن ائمہ کرام کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد معین کرنا درست ہے ان میں آگے پھر اختلافات ہیں کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔

1. امام ابو یوسف رحمہ اللہ (سالِ وفات: 182ھ) کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد 1100 ہے۔[26]
2. امام ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ (سالِ وفات: 102ھ) کے مطابق قرآن مجید میں ایک ہزار حلال و حرام کی آیات موجود ہیں۔[27]
3. امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (سالِ وفات: 181ھ) کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد 900 ہے۔[28]

---

[26] محمد بن علي السنوسي، إيقاظ الوسنان في العمل بالحديث والقرآن، دار القلم، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، 1406ھ/1986م، ص 67-

[27] أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي، الكشف والبيان عن تفسير القرآن، تحقيق: الإمام أبي محمد بن عاشور، مراجعة وتدقيق: نظير الساعدي، دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، 1422ھ/2002م، ج 2، ص 271۔

[28] خالد بن مساعد بن محمد الرويتع، التمذهب (دراسة نظرية نقدية)، أصل الكتاب: رسالة دكتوراه، جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، دار التدمرية، الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى، 1434ھ/2013م، ج 1، ص 177۔

4. امام غزالی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 505ھ) کے نزدیک آیات الاحکام کی تعداد 500 ہے۔[29] امام بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 794ھ) اس قول کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے مقاتل بن سلیمان (سالِ وفات: 150ھ) نے پانچ سو آیاتِ احکام کی تفسیر لکھی، جس کے بعد بہت سے مفسرین کے ہاں یہ رائے مشہور ہو گئی کہ آیات الاحکام کی تعداد 500 ہے۔[30] امام غزالی رحمہ اللہ سے پہلے قاضی ابو الحسن ماوردی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 450ھ) نے بھی آیات الاحکام کی تعداد 500 بتائی ہے۔[31] اس قول کو حنابلہ میں سے ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 620ھ)[32] نے، حنفیہ میں سے ملا جیون رحمہ اللہ (سالِ وفات: 1130ھ)[33] نے، اور شافعیہ میں سے امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 606ھ)[34] نے، مالکیہ میں سے ابن العربی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 543ھ)[35] نے بھی قبول کیا، البتہ ابن العربی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں 844 آیات سے بحث کی ہے۔
5. شیخ صدیق حسن خان بھوپالی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 1307ھ) نے آیات الاحکام کی تعداد تقریباً 200 بتائی ہے۔[36]
6. بعض علمائے کرام نے آیاتِ احکام کی تعداد 150 بتائی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (سالِ وفات: 911ھ) نے اپنی کتاب «الإتقان» میں اس کا ذکر تو کیا ہے لیکن اس قول کے قائل کی تعیین نہیں فرمائی کہ یہ کس کا قول ہے۔[37] البتہ ڈاکٹر علی بن سلیمان العبید کی کتاب تفاسیر آیات الأحکام ومناھجھا میں اس قول کو امام ابن قیم

---

[29] أبو حامد محمد بن محمد الغزالي (ت 505ھ)، المستصفى، تحقيق: محمد عبد السلام عبد الشافي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى، 1413ھ/1993م، ص 342۔

[30] بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر الزركشي (ت 794ھ)، البحر المحيط في أصول الفقه، دار الكتبي، الطبعة الأولى، 1414ھ/1994م، ج 8، ص 230۔

[31] أبو الحسن علي بن محمد الماوردي (ت 450ھ)، الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني، تحقيق: علي محمد معوض وعادل أحمد عبد الموجود، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، 1419ھ/1999م، ج 16، ص 125۔

[32] موفق الدين عبد الله بن أحمد بن قدامة (ت 620ھ)، روضة الناظر وجنة المناظر في أصول الفقه على مذهب الإمام أحمد بن حنبل، قدم له ووضع غوامضه وخرج شواهده: د. شعبان محمد إسماعيل، مؤسسة الريان للطباعة والنشر والتوزيع، الطبعة الثانية، 1423ھ/2002م، ج 2، ص 334۔

[33] أحمد بن أبي سعيد الملقب بملا جيون (ت 1130ھ)، نور الأنوار شرح المنار (مع حاشيتيه: قمر الأقمار وحاشية السنبلي)، مكتبة البشرى، كراتشي، باكستان، الطبعة الأولى، 1429ھ/2008م، ج 1، ص 15۔

[34] فخر الدين محمد بن عمر الرازي (ت 606ھ)، المحصول في علم أصول الفقه، دراسة وتحقيق: د. طه جابر فياض العلواني، مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة، 1418ھ/1997م، ج 6، ص 23۔

[35] محمد بن عبد الله أبو بكر ابن العربي المعافري (ت 543ھ)، المحصول في أصول الفقه، تحقيق: حسين علي اليدري وسعيد فودة، دار البيارق، عمان، الطبعة الأولى، 1420ھ/1999م، ص 135۔

[36] صديق حسن خان (ت 1307ھ)، نيل المرام من تفسير آيات الأحكام، تحقيق: محمد حسن إسماعيل وأحمد فريد المزيدي، دار الكتب العلمية، بيروت، 2003م، ص 9۔

[37] جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (ت 911ھ)، الإتقان في علوم القرآن، تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1394ھ/1974م، ج 4، ص 40۔

الجوزیہ رحمہ اللہ (سالِ وفات: 751ھ) کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔[38] یہی قول سید فراتی کو ابکی رحمہ اللہ (سالِ وفات:1320ھ) کا بھی ہے۔[39]

7. آیاتِ احکام کی تعداد 100 ہے۔ یہ قول امام سیوطی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے، لیکن کسی کی طرف منسوب نہیں کیا۔[40]
8. دوسرے بعض اہلِ علم کا کہنا ہے کہ آیاتِ احکام کی تعداد تقریباً 300 یا اس سے کچھ زائد ہے۔[41]
9. بعض اہلِ علم نے آیاتِ احکام کی تعداد اس سے کم بیان کی ہے۔ چنانچہ امام محمد بن إبراھیم ابن الوزیر (سالِ وفات: 840ھ) کی تصنیف « حصر آیات الأحکام » کے بارے میں یحییٰ بن الحسین (سالِ وفات:1100ھ) نے ذکر کیا ہے کہ اس میں آیاتِ احکام کی تعداد تقریباً (236) آیات ہے۔[42]
10. خیر الدین زرکلی رحمہ اللہ (سالِ وفات:1396ھ) محمد بن الحسین بن القاسم یمانی (سالِ وفات:1067ھ) کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ یمنی امیر، صاحبِ فضل اور ریاستِ متوکلیہ کے ممتاز افراد میں سے تھے۔ بعد میں انہوں نے علم کی طرف توجہ کی اور آیاتِ احکام کی تفسیر میں مشغول ہوئے۔ انہوں نے اس موضوع پر « منتہی المرام شرح آیات الأحکام » کے نام سے کتاب تصنیف کی، جس میں 220 سے زائد آیاتِ احکام کی شرح کی گئی ہے، اور یہ کتاب مطبوع ہے۔ ان کا انتقال 1067ھ میں صنعاء میں ہوا۔[43]
11. بعض اہلِ علم نے آیاتِ احکام کی تعداد 1300 (تیرہ سو) بتائی ہے۔ یعقوب الباحسین لکھتے ہیں: "وَقَدَّرَهَا كَثِيرُونَ بِخَمْسِمِائَةِ آيَةٍ، وَقِيلَ إِنَّهَا ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَلْفٌ"[44] بہت سے اہلِ علم نے ان کی تعداد پانچ سو آیات بتائی ہے اور کہا گیا کہ تیرہ سو ہیں۔ یہاں اس قول کے قائل کی تعیین نہیں کی گئی۔

---

[38] علي بن سليمان العبيد، تفاسير آيات الأحكام ومناهجها، دار التدمرية، الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى، 1431ھ/2010م، ج 1، ص 46۔

[39] عبد الرحمن بن أحمد الكواكبي (ت 1320ھ)، أم القرى، دار الرائد العربي، بيروت، لبنان، الطبعة الثانية، 1402ھ/1982م، ص 116۔

[40] خالد بن مساعد بن محمد الرويتع، التمذهب (دراسة نظرية نقدية)، أصل الكتاب: رسالة دكتوراه، جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، دار التدمرية، الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى، 1434ھ/2013م، ج 1، ص 178۔

[41] مؤسسة دائرة معارف الفقه الإسلامي، الموسوعة الفقهية طبقاً لمذهب أهل البيت عليهم السلام، مؤسسة دائرة معارف الفقه الإسلامي، قم المقدسة، إيران، الطبعة الأولى، 1424ھ/2003م، ج 2، ص 47-48۔

[42] محمد بن إبراهيم ابن الوزير (ت 840ھ)، العواصم والقواصم في الذب عن سنة أبي القاسم، تحقيق: شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة الثالثة، 1415ھ/1994م، ج 1، ص 103، ترجمة المؤلف، فصل: مؤلفاته، رقم 11: «حصر آيات الأحكام الشرعية» (مخطوط)۔

[43] خير الدين الزركلي (ت 1396ھ)، الأعلام، دار العلم للملايين، بيروت، الطبعة الخامسة عشرة، 2002م، ج 6، ص 103۔

[44] يعقوب بن عبد الوهاب الباحسين، التخريج عند الفقهاء والأصوليين (دراسة نظرية تطبيقية تأصيلية)، مكتبة الرشد، الرياض، 1414ھ، ص 329۔

12. بعض محققین کی تحقیق کے مطابق آیاتِ احکام کی تعداد موضوعات کے اعتبار سے تین سو اڑ تالیس (348) ہے، جب کہ مضامین کے اعتبار سے یہ تعداد چار سو سڑسٹھ (467) تک پہنچ جاتی ہے۔[45]

مندرجہ بالا اقوال میں 500 کا قول زیادہ مشہور ہے۔

دوسرا موقف

ائمہ کرام کی ایک بڑی تعداد کے نزدیک آیاتِ احکام کی تعداد معین کرنا درست نہیں۔ امام عزالدین بن عبد السلام شافعی رحمہ اللہ (سالِ وفات:660ھ) فرماتے ہیں: "وَمُعْظَمُ آيِ الْقُرْآنِ لَا يَخْلُو عَنْ أَحْكَامٍ"[46] تم قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں پاؤ گے مگر اس میں کوئی نہ کوئی حکمِ شرعی موجود ہو گا، لہٰذا آیاتِ احکام کو 500 میں منحصر کرنا بعید ہے۔

امام شہاب الدین قرافی مالکی رحمہ اللہ (سالِ وفات:684ھ) لکھتے ہیں: "لَا تَكَادُ تَجِدُ آيَةً إِلَّا وَفِيهَا حُكْمٌ، وَحَصْرُهَا فِي خَمْسِمِائَةِ آيَةٍ بَعِيدٌ"[47] تم قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں پاؤ گے مگر اس میں کوئی نہ کوئی حکمِ شرعی موجود ہو گا، لہٰذا آیاتِ احکام کو 500 میں منحصر کرنا بعید ہے۔

علامہ رجراجی رحمہ اللہ (سالِ وفات:899ھ) نے بھی اس کی تائید کی ہے۔[48]

امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ (سالِ وفات: 702ھ) لکھتے ہیں: "هُوَ غَيْرُ مُنْحَصِرٍ فِي هَذَا الْعَدَدِ، بَلْ هُوَ مُخْتَلِفٌ بِاخْتِلَافِ الْقَرَائِحِ وَالْأَذْهَانِ وَمَا يَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنْ وُجُوهِ الِاسْتِنْبَاطِ"[49] آیاتِ احکام کو کسی خاص عدد میں منحصر کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ تو لوگوں کے فہم و ذکاوت، ان کے ذہنی تفاوت اور علمِ استنباط کے ان گوشوں کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کھولتا ہے۔

---

[45] ۔ حيدر حب الله، دراسات في الفقه الإسلامي المعاصر، دار الفقه الإسلامي المعاصر قم ايران، الطبعة الأولى، 1432ھ، ج 5، ص 19۔

[46] عز الدين عبد العزيز بن عبد السلام السلمي (ت 660ھ)، الإمام في بيان أدلة الأحكام، تحقيق: رضوان مختار بن غربية، دار البشائر الإسلامية، بيروت، الطبعة الأولى، 1407ھ/1987م، ج 1، ص 284۔

[47] شهاب الدين أحمد بن إدريس القرافي (ت 684ھ)، شرح تنقيح الفصول في اختصار المحصول في الأصول، تحقيق: طه عبد الرؤوف سعد، شركة الطباعة الفنية المتحدة، القاهرة، الطبعة الأولى، 1393ھ/1973م، ج 1، ص 437۔

[48] أبو عبد الله الحسين بن علي بن طلحة الرجراجي الشوشاوي (ت 899ھ)، رفع النقاب عن تنقيح الشهاب، تحقيق: أحمد بن محمد السراح وعبد الرحمن بن عبد الله الجبرين، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، الرياض، الطبعة الأولى، 1425ھ/2004م، ج 6، ص 109۔

[49] بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر الزركشي (ت 794ھ)، البحر المحيط في أصول الفقه، دار الكتبي، الطبعة الأولى، 1414ھ/1994م، ج 8، ص 230۔

امام نجم الدین طوفی حنبلی رحمہ اللہ (سالِ وفات:716ھ) لکھتے ہیں: "وَالصَّحِيحُ أَنَّ هَذَا التَّقْدِيرَ غَيْرُ مُعْتَبَرٍ، وَأَنَّ مِقْدَارَ أَدِلَّةِ الْأَحْكَامِ فِي ذَلِكَ غَيْرُ مُنْحَصِرٍ"[50] صحیح یہی ہے کہ آیاتِ احکام کی تعداد مقرر کرنا معتبر نہیں، بلکہ احکام کے دلائل بہت سارے ہیں۔

یہی بات علامہ صنعانی رحمہ اللہ (سالِ وفات:1182ھ) نے بھی لکھی ہے:"لَا دَلِيلَ عَلَى حَصْرِهَا، وَكُلُّ الْقُرْآنِ وَآيَاتُهُ دَالَّةٌ عَلَى الْأَحْكَامِ"ترجمہ:"آیاتِ احکام کی تعداد کو معین کرنے پر کوئی دلیل نہیں، مکمل قرآنِ کریم اور اس کی تمام آیات احکام پر دلالت کرتی ہیں۔"[51]

امام شمس الدین برماوی رحمہ اللہ (سالِ وفات:831ھ) نے پانچ سو کے قول کی توجیہ کرتے ہوئے لکھا ہے:"وقد ذكروا أن الآيات خمسمائة آية، وكأنهم أرادوا ما هو مقصود به الأحكام بدلالة المطابقة، أما بدلالة الالتزام فغالب القرآن -بل كله- لا يخلو شيء منه عن حُكم يستنبط منه."[52] ان (اہلِ علم) نے ذکر کیا ہے کہ آیات پانچ سو ہیں، گویا ان کی مراد وہ آیات ہیں جن سے احکام بدلالتِ مطابقی مقصود ہوں؛ رہی دلالتِ التزامی، تو قرآن کا اکثر حصہ بلکہ پورا قرآن ایسا ہے کہ اس کا کوئی حصہ اس حکم سے خالی نہیں جو اس سے مستنبط کیا جائے۔

اسی مفہوم کی عبارت علامہ ابن النجار فتوحی حنبلی رحمہ اللہ (سالِ وفات:972ھ) نے بھی ذکر کی ہے:"وَقَدْ ذَكَرُوا أَنَّ الآيَاتِ خَمْسُمِائَةِ آيَةٍ، وَكَأَنَّهُمْ أَرَادُوا مَا هُوَ مَقْصُودٌ بِهِ الأَحْكَامُ بِدَلالَةِ الْمُطَابَقَةِ أَمَّا بِدَلالَةِ الالْتِزَامِ: فَغَالِبُ الْقُرْآنِ، بَلْ كُلُّهُ..."[53] ان (اہلِ علم) نے ذکر کیا ہے کہ آیات پانچ سو ہیں، گویا ان کی مراد وہ آیات ہیں جن سے احکام بدلالتِ مطابقی مقصود ہوں؛ رہی دلالتِ التزامی، تو قرآن کا اکثر حصہ، بلکہ پورا قرآن...

علامہ محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ (سالِ وفات:1250ھ) نے غزالی اور ابن العربی کا مذکورہ قول نقل کرکے اس کا رد کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:"قَالَ الْغَزَالِيُّ، وَابْنُ الْعَرَبِيِّ: وَالَّذِي فِي الْكِتَابِ الْعَزِيزِ مِنْ ذَلِكَ قَدْرُ خَمْسِمِائَةِ آيَةٍ، وَدَعْوَى الِانْحِصَارِ فِي هَذَا الْمِقْدَارِ إنما هو بِاعْتِبَارِ الظَّاهِرِ، لِلْقَطْعِ بِأَنَّ فِي الْكِتَابِ الْعَزِيزِ مِنَ الْآيَاتِ الَّتِي تُسْتَخْرَجُ مِنْهَا الْأَحْكَامُ الشَّرْعِيَّةُ أَضْعَافُ أَضْعَافِ ذَلِكَ، بَلْ مَنْ لَهُ فَهْمٌ صَحِيحٌ، وَتَدَبُّرٌ كَامِلٌ، يَسْتَخْرِجُ الْأَحْكَامَ مِنَ الْآيَاتِ الْوَارِدَةِ

---

[50] نجم الدين سليمان بن عبد القوي الطوفي (ت 716ھ)، شرح مختصر الروضة، تحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الأولى، 1407ھ/1987م، ج 3، ص 577۔

[51] محمد بن إسماعيل الأمير الصنعاني (ت 1182ھ)، أصول الفقه المسمى إجابة السائل شرح بغية الآمل، تحقيق: حسين بن أحمد السياغي وحسن محمد مقبولي الأهدل، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الثانية، 1408ھ/1988م، ج 1، ص 384۔

[52] شمس الدين محمد بن عبد الدائم البرماوي (ت 831ھ)، الفوائد السنية في شرح الألفية، تحقيق: عبد الله رمضان موسى، مكتبة التوعية الإسلامية للتحقيق والنشر والبحث العلمي، الجيزة، مصر، الطبعة الأولى، 1436ھ/2015م، ج 5، ص 2225۔

[53] محمد بن أحمد ابن النجار الفتوحي (ت 972ھ)، شرح الكوكب المنير، تحقيق: محمد الزحيلي ونزيه حماد، مكتبة العبيكان، الطبعة الثانية، 1418ھ/1997م، ج 4، ص 460۔

لِمُجَرَّدِ الْقَصَصِ وَالْأَمْثَالِ"[54] غزالی اور ابن العربی نے کہا ہے: کتابِ عزیز میں ایسی آیات تقریباً پانچ سو ہیں۔ (شوکانی کہتے ہیں:) اس مقدار میں انحصار کا دعویٰ محض ظاہر کے اعتبار سے ہے، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ قرآنِ عزیز میں جن آیات سے شرعی احکام نکالے جاتے ہیں وہ اس سے کئی گنا زیادہ ہیں، بلکہ جسے صحیح فہم اور کامل تدبر حاصل ہو وہ ان آیات سے بھی احکام نکال لیتا ہے جو محض قصص اور امثال کے بیان میں آئی ہیں۔

راجح قول

ہمارے نزدیک یہ دوسرا موقف زیادہ مضبوط اور راجح ہے، اس قول کے راجح ہونے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

1. اگر پہلے قول کو مان لیا جائے تو قرآن مجید کا اکثر حصہ صرف تلاوت اور تبرک کے لیے رہ جائے گا۔
2. احکام کا استنباط مجتہد کی قابلیت پر ہوتا ہے، کوئی مجتہد ہزار احکام بھی نکال سکتا ہے۔

آیاتِ قصص اور آیاتِ امثال سے احکام کا استنباط

قرآنِ کریم میں بیان کردہ قصص محض تاریخی واقعات نہیں، بلکہ ان میں متعدد فقہی احکام بالواسطہ طور پر پنہاں ہیں جن سے علمائے کرام نے اہم شرعی مسائل کا استنباط کیا ہے۔ مثال کے طور پر، حضرت موسیٰ اور حضرت شعیب علیہما السلام کے واقعے (القصص:26-28) سے اہلِ خانہ کے مشورے کو قبول کرنے، منفعت (یعنی خدمت) کو حقِ مہر قرار دینے اور عقدِ اجارہ کے بعض احکام پر استدلال کیا گیا ہے۔ اسی طرح قصۂ یوسف و بنیامین علیہما السلام میں اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ﴾ (یوسف:72) سے فقہی اصولوں 'جعالہ' (انعام کی پیشکش) اور 'ضمان' (کفالت یا گارنٹی) کے احکام اخذ کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے واقعے (الانبیاء:78-79) سے کھیتی کو جانوروں سے پہنچنے والے نقصان اور اس کے ازالے کے احکام مستنبط کیے گئے ہیں، جبکہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کے حوالے سے وارد قرآنی فرمان ﴿إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ (آل عمران:44) کی روشنی میں قرعہ اندازی کے شرعی جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔

قصصِ قرآنی کی طرح، قرآنِ کریم کی آیاتِ امثال (تمثیلات) سے بھی احکام و مسائلِ شرعیہ کا بخوبی استخراج کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے اسے ایک دانے سے تشبیہ دی ہے: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ﴾ (البقرۃ:261)۔ اس مثال میں صدقہ و خیرات کی

[54] محمد بن علي الشوكاني (ت 1250ھ)، إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول، تحقيق: أحمد عزو عناية، دار الكتاب العربي، الطبعة الأولى، 1419ھ/1999م، ج 2، ص 206۔

فضیلت اور کثرتِ اجر کے بیان سے یہ فقہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کرنا مستحب ہے۔ اس کے برعکس، صدقہ کرنے کے بعد احسان جتانے اور اذیت پہنچانے کی مذمت کرتے ہوئے ایک اور مثال بیان فرمائی: ﴿فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا﴾ (البقرۃ:264)۔ اس آیتِ تمثیل سے یہ واضح شرعی حکم معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دے کر احسان جتانا اور مستحق کو اذیت دینا حرام ہے۔ غرض یہ کہ قرآنی واقعات اور اس میں وارد تمثیلات، دونوں ہی فقہی احکام اور شرعی اصول اخذ کرنے کا ایک اہم ماخذ ہیں۔

وجہ اختلاف

بعض ائمہ کرام کے نزدیک آیاتِ احکام صرف وہی کہلائیں گی جن کا موضوع ہی حکمِ شرعی بیان کرنا ہو۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ ہر اس آیت کو آیاتِ احکام کے ضمن میں لاتے ہیں جس سے کسی بھی درجے میں شرعی حکم کا استنباط ہو سکتا ہو، خواہ وہ صراحتاً مذکور ہو یا محض دلالتاً۔

نتائج

مختلف اقوال اور مختلف مذاہب کا مؤقف جاننے کے بعد درجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1. آیت اور حکم کی تعریف میں اہلِ علم کی عبارتیں مختلف ہیں۔ آیت کی تعریف میں « سورت کے اندر ہونے » کی قید کا ہونا مناسب ہے۔ حکم کو اصولیین خطابِ الٰہی کہتے ہیں اور فقہاء اس خطاب کا اثر۔ آیاتِ احکام وہ آیات ہیں جن سے صراحتاً یا دلالتاً فقہی احکام اخذ کیے جائیں۔
2. اس فن میں پہلی تصنیف کے بارے میں چھ اقوال ملتے ہیں۔ ان میں امام شافعی کی طرف نسبت زیادہ مشہور ہے اور حاجی خلیفہ کی تصریح سے اس کی تائید ہوتی ہے۔
3. حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اثنا عشری اور زیدی علماء نے اس موضوع پر الگ کتابیں لکھیں، اور موجودہ دور کی تفاسیر میں بھی یہ سلسلہ چلا آرہا ہے۔
4. آیاتِ احکام کی تعداد کے بارے میں سو سے تیرہ سو تک بارہ اقوال ملتے ہیں، جن میں پانچ سو کا قول سب سے زیادہ مشہور ہے۔

5. دلائل کے موازنے سے راجح یہ ہے کہ آیاتِ احکام کی تعداد کو کسی ایک عدد میں بند نہ کیا جائے، کیونکہ احکام کا استنباط مجتہد کی صلاحیت اور اس کی نظر کے دائرے پر منحصر ہے۔ آیاتِ قصص اور آیاتِ امثال سے بھی احکام اخذ کیے گئے ہیں۔

کتابیات (Bibligraphy)

1. ابن الجوزی، نورة بنت زيد الرشود (محقق). *آيات الأحكام على المذهب الحنبلي من زاد المسير للإمام جمال الدين عبد الرحمن ابن الجوزي: تحرير ودراسة*. (رسالة دكتوراه، كلية الشريعة والدراسات الإسلامية، جامعة أم القرى، مكة المكرمة).
2. ابن العربي المعافري، أبو بكر محمد بن عبد الله. *المحصول في أصول الفقه*. تحقيق: حسين علي اليدري وسعيد فودة. عمّان: دار البيارق، الطبعة الأولى، 1420ھ/1999م.
3. ابن العربي المعافري، القاضي أبو بكر محمد بن عبد الله. *أحكام القرآن*. تحقيق: محمد عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الثالثة، 1424ھ/2003م.
4. ابن الوزير، محمد بن إبراهيم. *العواصم والقواصم في الذب عن سنة أبي القاسم*. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة، 1415ھ/1994م.
5. ابن جزي الكلبي. *التسهيل لعلوم التنزيل*. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.
6. ابن مفلح، إبراهيم بن محمد بن عبد الله. *المبدع في شرح المقنع*. بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1418ھ/1997م.
7. أبو شهبة، محمد بن محمد بن سويلم. *المدخل لدراسة القرآن الكريم*. القاهرة: مكتبة السنة، الطبعة الثانية، 1423ھ/2003م.
8. الأحمدي الجيون الأميتهوي، أحمد بن أبي سعيد عبد الله. *التفسيرات الأحمدية في بيان الآيات الشرعية*. بمبئي: مطبعة كريمي، 1327ھ.
9. الأرموي الهندي، صفي الدين محمد بن عبد الرحيم. *نهاية الوصول في دراية الأصول*. تحقيق: د. صالح بن سليمان اليوسف ود. سعد بن سالم السويح. مكة المكرمة: المكتبة التجارية، الطبعة الأولى، 1416ھ/1996م.
10. الأردبيلي، المحقق. *زبدة البيان في براهين أحكام القرآن*. تحقيق: رضا الأستاذي وعلي أكبر رباني نژاد. قم: انتشارات مؤمنين، الطبعة الثانية، 1421ھ (1378ھ ش).
11. الباحسين، يعقوب بن عبد الوهاب. *التخريج عند الفقهاء والأصوليين (دراسة نظرية تطبيقية تأصيلية)*. الرياض: مكتبة الرشد، 1414ھ.
12. البرماوي، شمس الدين محمد بن عبد الدائم. *الفوائد السنية في شرح الألفية*. تحقيق: عبد الله رمضان موسى. الجيزة، مصر: مكتبة التوعية الإسلامية، الطبعة الأولى، 1436ھ/2015م.
13. البيهقي، أبو بكر. *أحكام القرآن للشافعي*. تحقيق: عبد الغني عبد الخالق، مقدمة: محمد زاهد الكوثري. القاهرة: مكتبة الخانجي، الطبعة الثانية، 1414ھ/1994م؛ وطبعة بتحقيق: أبي عاصم الشوامي. دار الذخائر، الطبعة الأولى، 1439ھ/2018م.

14. البيهقي، أبو بكر. *شعب الإيمان*. تحقيق: د. عبد العلي عبد الحميد حامد. الرياض: مكتبة الرشد، الطبعة الأولى، 1423هـ.
15. الثعلبي، أحمد بن محمد بن إبراهيم. *الكشف والبيان عن تفسير القرآن*. تحقيق: الإمام أبي محمد بن عاشور، مراجعة: نظير الساعدي. بيروت: دار إحياء التراث العربي، الطبعة الأولى، 1422هـ/2002م.
16. الجصاص الحنفي، أبو بكر أحمد بن علي الرازي. *أحكام القرآن*. تحقيق: محمد صادق القمحاوي. بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1405هـ؛ (طبعة أخرى بتحقيق: عبد السلام محمد علي شاهين. بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1415هـ/1994م).
17. حاجي خليفة، مصطفى بن عبد الله. *كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون*. تصحيح: محمد شرف الدين يالتقايا ورفعت بيلكه الكليسي. إسطنبول: وكالة المعارف، 1360هـ/1941م.
18. حب الله، حيدر. *دراسات في الفقه الإسلامي المعاصر*. قم، إيران: دار الفقه الإسلامي المعاصر، الطبعة الأولى، 1432هـ.
19. حسن خان، صديق. *نيل المرام من تفسير آيات الأحكام*. تحقيق: محمد حسن إسماعيل وأحمد فريد المزيدي. بيروت: دار الكتب العلمية، 2003م.
20. الحسن، محمد علي. *المنار في علوم القرآن مع مدخل في أصول التفسير ومصادره*. بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، 1421هـ/2000م.
21. خلاف، عبد الوهاب. *علم أصول الفقه*. مكتبة الدعوة (شباب الأزهر)، (عن الطبعة الثامنة لدار القلم).
22. خلف، عبد الجواد. *مدخل إلى التفسير وعلوم القرآن*. القاهرة: دار البيان، 1410هـ/1996م.
23. الداني، أبو عمرو. *البيان في عد آي القرآن*. تحقيق: غانم قدوري الحمد. الكويت: مركز المخطوطات والتراث، الطبعة الأولى، 1414هـ.
24. الدوسري، محمد بن عبد الله الوزرة. *أقوال الطحاوي في التفسير: الفاتحة - التوبة*. (د.ت).
25. الذهبي، محمد السيد حسين. *التفسير والمفسرون*. القاهرة: مكتبة وهبة.
26. الرازي، فخر الدين محمد بن عمر. *المحصول في علم أصول الفقه*. دراسة وتحقيق: د. طه جابر فياض العلواني. بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة، 1418هـ/1997م.
27. الرويتع، خالد بن مساعد بن محمد. *التمذهب (دراسة نظرية نقدية)*. الرياض: دار التدمرية، الطبعة الأولى، 1434هـ/2013م.
28. الزحيلي، محمد مصطفى. *الوجيز في أصول الفقه الإسلامي*. دمشق، سوريا: دار الخير للطباعة والنشر؛ (مطبوعات إدارة الشؤون الإسلامية، دولة قطر)، الطبعة الثانية، 1427هـ/2006م.
29. الزرقاني، محمد عبد العظيم. *مناهل العرفان في علوم القرآن*. مصر: مطبعة عيسى البابي الحلبي، الطبعة الثالثة.
30. الزركشي، أبو عبد الله بدر الدين. *البرهان في علوم القرآن*. تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم. القاهرة: دار إحياء الكتب العربية (عيسى البابي الحلبي وشركائه)، الطبعة الأولى، 1376هـ/1957م.
31. الزركشي، بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر. *البحر المحيط في أصول الفقه*. دار الكتبي، الطبعة الأولى، 1414هـ/1994م.
32. الزركلي، خير الدين. *الأعلام*. بيروت: دار العلم للملايين، الطبعة الخامسة عشرة، 2002م.

33. السايس، محمد علي. *تفسير آيات الأحكام*. اعتنى به: ناجي إبراهيم سويدان. بيروت: المكتبة العصرية، 1423هـ/2002م.
34. السنوسي، محمد بن علي. *إيقاظ الوسنان في العمل بالحديث والقرآن*. بيروت: دار القلم، الطبعة الأولى، 1406هـ/1986م.
35. السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر. *الإتقان في علوم القرآن*. تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم. مصر: الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1394هـ/1974م.
36. السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر. *الإكليل في استنباط التنزيل*. تحقيق: سيف الدين عبد القادر الكاتب. بيروت: دار الكتب العلمية، 1401هـ/1981م.
37. السيوري، جمال الدين مقداد بن عبد الله الحلي. *كنز العرفان في فقه القرآن*. طهران: منشورات المكتبة المرتضوية.
38. الشوشاوي، أبو عبد الله الحسين بن علي بن طلحة الرجراجي. *رفع النقاب عن تنقيح الشهاب*. تحقيق: أحمد بن محمد السراح وعبد الرحمن بن عبد الله الجبرين. الرياض: مكتبة الرشد، الطبعة الأولى، 1425هـ/2004م.
39. الشوكاني، محمد بن علي. *إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول*. تحقيق: أحمد عزو عناية. دار الكتاب العربي، الطبعة الأولى، 1419هـ/1999م.
40. الصابوني، محمد علي. *روائع البيان تفسير آيات الأحكام*. دمشق: مكتبة الغزالي؛ بيروت: مؤسسة مناهل العرفان، الطبعة الثالثة، 1400هـ/1980م.
41. الصنعاني، محمد بن إسماعيل الأمير. *أصول الفقه المسمى إجابة السائل شرح بغية الآمل*. تحقيق: حسين بن أحمد السياغي وحسن محمد مقبولي الأهدل. بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثانية، 1408هـ/1988م.
42. الطباطبائي اليزدي، السيد محمد حسين. *تفسير آيات الأحكام*. النجف الأشرف: مطبعة النجف، الطبعة الأولى، 1385هـ.
43. الطحاوي الحنفي، أبو جعفر أحمد بن محمد. *أحكام القرآن*. تحقيق: د. سعد الدين أونال. إستانبول: مركز البحوث الإسلامية (وقف الديانة التركي)، الطبعة الأولى، 1416هـ/1995م.
44. الطوفي، نجم الدين سليمان بن عبد القوي. *شرح مختصر الروضة*. تحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي. بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، 1407هـ/1987م.
45. العبيد، علي بن سليمان. *تفاسير آيات الأحكام ومناهجها*. الرياض: دار التدمرية، الطبعة الأولى، 1431هـ/2010م.
46. عبد السلام السلمي، عز الدين عبد العزيز بن. *الإمام في بيان أدلة الأحكام*. تحقيق: رضوان مختار بن غربية. بيروت: دار البشائر الإسلامية، الطبعة الأولى، 1407هـ/1987م.
47. عبد المنعم بن الفرس الأندلسي. *أحكام القرآن*. (مخطوط).
48. الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد. *المستصفى*. تحقيق: محمد عبد السلام عبد الشافي. بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1413هـ/1993م.
49. فتوحي، محمد بن أحمد ابن النجار. *شرح الكوكب المنير*. تحقيق: محمد الزحيلي ونزيه حماد. مكتبة العبيكان، الطبعة الثانية، 1418هـ/1997م.
50. القرافي، شهاب الدين أحمد بن إدريس. *شرح تنقيح الفصول في اختصار المحصول في الأصول*. تحقيق: طه عبد الرؤوف سعد. القاهرة: شركة الطباعة الفنية المتحدة، الطبعة الأولى، 1393هـ/1973م.

51. القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري. *الجامع لأحكام القرآن*. تحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش. القاهرة: دار الكتب المصرية، الطبعة الثانية، 1384هـ/1964م.
52. القشيري البصري المالكي، أبو الفضل بكر بن محمد بن العلاء. *أحكام القرآن*. رواية: أبي بكر محمد بن عبد الله الأدفوي عنه، تحقيق: سلمان الصمدي. دبي: جائزة دبي الدولية للقرآن الكريم، الطبعة الأولى، 1437هـ/2016م.
53. القمي الحنفي، أبو الحسن علي بن موسى بن يزداد. *أحكام القرآن*. (مخطوط).
54. قدامة، موفق الدين عبد الله بن أحمد بن. *روضة الناظر وجنة المناظر في أصول الفقه*. قدم له وخرج شواهده: د. شعبان محمد إسماعيل. مؤسسة الريان للطباعة والنشر، الطبعة الثانية، 1423هـ/2002م.
55. الكواكبي، عبد الرحمن بن أحمد. *أم القرى*. بيروت: دار الرائد العربي، الطبعة الثانية، 1402هـ/1982م.
56. الكيا الهراسي الشافعي، عماد الدين أبو الحسن علي بن محمد. *أحكام القرآن*. تحقيق: موسى محمد علي وعزة عبد عطية. بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الثانية، 1405هـ/1985م.
57. لجنة الفتوى بالشبكة الإسلامية. "أول من صنف في أحكام القرآن الكريم". *فتاوى الشبكة الإسلامية*، (تاريخ الفتوى: 4 ربيع الثاني 1430هـ).
58. الماوردي، أبو الحسن علي بن محمد. *الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني*. تحقيق: علي محمد معوض وعادل أحمد عبد الموجود. بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1419هـ/1999م.
59. مالك بن أنس. *موطأ مالك*. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: دار الغرب الإسلامي، الطبعة الأولى، 1417هـ.
60. محمد أبو الحاج، صلاح. *نيل المرام في آيات الأحكام على مذهب أبي حنيفة النعمان*. عمّان، الأردن: دار الفاروق، الطبعة الأولى، 1441هـ/2020م.
61. الموزعي اليمني الشافعي، جمال الدين محمد بن علي بن عبد الله بن الخطيب. *تيسير البيان لأحكام القرآن*. تحقيق: عبد المعين الحرش. سوريا: دار النوادر، الطبعة الأولى، 1433هـ/2012م.
62. مؤسسة دائرة معارف الفقه الإسلامي. *الموسوعة الفقهية طبقاً لمذهب أهل البيت عليهم السلام*. قم، إيران: مؤسسة دائرة معارف الفقه الإسلامي، الطبعة الأولى، 1424هـ/2003م.
63. منكابو، عبد الله بن صالح بن عبد المعز. *فقه آيات الأحكام على مذهب الحنابلة*. دار طيبة الخضراء للنشر والتوزيع، الطبعة الأولى، 1442هـ/2020م.
64. المالكي الجهضمي، القاضي أبو إسحاق إسماعيل بن إسحاق بن إسماعيل بن حماد بن زيد الأزدي. *أحكام القرآن*. تحقيق: عامر حسن صبري. بيروت: دار ابن حزم، الطبعة الأولى، 1426هـ/2005م.